ائمہ مساجد کی ذمہ داریاں

مسجد کا امام، مسجد سے تعلق رکھنے والے عام لوگوں اور اہل محلہ کا دینی پیش وا اور مربی ہوتا ہے۔ اس کی ذمہ داریوں میں صرف نماز پڑھانا ہی نہیں بلکہ متعلقہ لوگوں کی دینی تربیت بھی داخل ہے، وہ اگر اپنی ذمہ داری محسوس کر کے پورے اخلاص اور مکمل منصوبہ بندی اور ایک جامع نظام تربیت کے ساتھ اہل محلہ کی دینی تربیت کا کام شروع کر دے تو اس کی محنت سے سارے محلے میں دینی انقلاب آ سکتا ہے اور لوگوں کی زندگیاں بدل سکتی ہیں۔

☆...... اس تربیتی مہم میں جو امور بطور خاص شامل ہونے چاہئیں اور جو امام اور خطیب مسجد کی دینی محنت کو بار آور بنانے میں معاون بن سکتے ہیں، ان میں سب سے زیادہ اہمیت ''سلسلہ درس'' کو حاصل ہے۔ قرآن وحدیث کا درس اپنے اندر ایک انقلاب آفرین تاثیر رکھتا ہے اور اسی سے اجڑی زندگیوں میں تعمیر کردار کے تابندہ نقوش ابھر سکتے ہیں۔ ہفتہ کے ایام کو درس قرآن، درس حدیث اور فقہی مسائل میں تقسیم کر دیا جائے۔ مثلاً تین دن درس قرآن، دو دن درس حدیث اور ایک دن فقہی مسائل کے لیے رکھا جائے...... اور پورے اہتمام اور تیاری کے ساتھ درس دیا جائے، عام فہم اسلوب اور لوگوں کے مزاج وماحول کو سمجھ کر انداز گفتگو اختیار کیا جائے۔ تو بڑی تیزی کے ساتھ اہل محلہ پر اس کے صالح اثار ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔

البتہ اس بات کا خیال رہے کہ درس کا دورانیہ بہت زیادہ طویل ہونے کے بجائے مختصر ہو اور مقررہ وقت میں درس ختم کرنے کی پابندی کی جائے، مختصر وقت میں مرتب اور منظم گفتگو کی جائے تو اس کا اثر لمبے بیانات سے بسا اوقات زیادہ ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کفایت کرنے والی کم گفتگو، مشغول کر دینے والی لمبی گفتگو سے بہتر ہے۔

☆...... جمعہ کے اجتماع کو بھی موثر بنانے کی بڑی ضرورت ہے، جمعہ کا اجتماع، مسلمانوں کی تاریخ کا ایک روح پرور اجتماع ہوتا تھا اور اس میں شریک ہو کر ہفتہ بھر کے لیے روحانی غذا مل جایا کرتی تھی، لیکن رفتہ رفتہ اس سے جان نکلتی رہی اور اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ عموماً امام صاحب خالی مسجد میں لمبی تقریر شروع کر دیتے ہیں، گھنٹہ سوا گھنٹہ بیان ہوتا ہے، نمازیوں کی اکثریت کو بیان سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ ایک بڑی تعداد تو تقریر ختم ہونے سے پہلے آتی نہیں اور جو لوگ آ جاتے ہیں وہ تقریر ختم ہونے کے منتظر ہوتے ہیں، اس کی بجائے اگر دس پندرہ منٹ مؤثر بیان ہو اور اس وقت ہو جب مسجد لوگوں سے بھر جائے تو زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے، ہاں ایسے خطباء جنہیں لوگ شوق سے سنتے ہیں، ان کی بات اور ہے۔

☆...... محلے کی سطح پر اس تمام دینی محنت کے بار آور ہونے کے لیے ضروری ہے کہ امام مکمل استغنا کے ساتھ رہے، استغنا ہی ایک ایسا وصف ہے جو دنیا داروں میں علماء کا مقام بڑھاتا اور احترام لاتا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے آ کر پوچھا، یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتلائیں جسے اختیار کرنے کے بعد اللہ بھی مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں دلچسپی لینا چھوڑ دیں، اللہ آپ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس موجود مال دولت میں دلچسپی لینا چھوڑ دیں، لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔

بے غرض اور دنیاوی مفادات کی سطح سے بلند ہو کر دین کی جو محنت کی جائے، وہ بڑی جلد برگ وبار لاتی ہے۔ انبیاء کے اصول دعوت میں قرآن کریم نے جگہ جگہ ان اجری إلا علی اللہ...... کہا ہے، ہر نبی نے دعوت کے ساتھ علی الاعلان کہا کہ اس دعوت کے ساتھ ان کا کوئی دنیوی بدلہ اور مفاد وابستہ نہیں، یہ صرف اللہ کے لیے ہے اور وہ ہی اس کا بدلہ دے گا...... اگر اس دینی محنت میں، محنت کرنے والے کے دل کا درد...... اس کے جگر کی تڑپ اور اس کی فکر کی دھڑکنیں بھی شامل ہوں تو مسجد کو اسلامی معاشرے میں اس کا کھویا ہوا مقام اور وہ مرکزیت دوبارہ حاصل ہو سکتی ہے، جہاں سے ہدایت کے چشمے پھوٹتے تھے اور علم وعمل کے وہ سپاہی تیار ہوتے تھے جن کی اذانوں کی گونج سے دنیا کے بت کدے آج تک لرز رہے ہیں!